بنانا چاہیے جس میں وہ اپنے مابین نزاعی مسائل کا اسلامی حل پیش کریں۔

حج اور امت اسلامیہ

حاجی جب دربار مقدس میں پہنچتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑے جسم کا عضو محسوس کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑی امت کا فرد ہے، ایسی امت کہ جس کے افراد چہار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں جو جغرافیائی حدود اور اس میں تقسیم سے پاک ہے۔ اس طرح حج کا یہ منظر ایک عالمی اخوت کا مظہر ہے۔ امت اسلامیہ کو حج کے اس اہم ترین مقصد کو حج میں سامنے رکھنا چاہیے۔ حج کے مذکورہ دینی و دنیاوی اھداف واغراض جو بہت بلند اور عظیم ہیں تو پھر آج امت مسلمہ تفرق و انتشار اختلاف کا شکار کیوں ہے؟ پھر لاکھوں حجاج کرام کے سامنے حج کے یہ مطالب و مفاہیم کیوں نہیں ہوتے؟ انہیں ہمیشہ سوچنا چاہئے کہ کیا حج صرف حرکت ونقل اور سفر کا نام تو نہیں رہ گیا جس کے مقاصد غائب اور مفقود ہیں۔

محسوس ہوتا ہے کہ امت اسلامیہ حج کے مزکورہ منافع کو بھول چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان، مسلمانوں سے لڑتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی سرحد پر حملہ آور ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان حج میں حج کے حقیقی مقاصد کو مد نظر نہیں رکھتے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری امت اسلامیہ حج کے اصلی مقاصد کو حاصل کرے اور وحدت کے رشتے کو اس حج کے ذریعے حاصل کرے۔ جس کے لئے حج مسلمانوں کو تیار کرتی ہے۔ تو اسلام دشمن قوتیں اپنی موت آپ مر جائیں گی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا ان کیلئے آسان نہ ہوگا۔

فحش گوئی اور بدزبانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایک بات اپنی زبان سے ایسی کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہوتی ہے بندہ اس کو اہم نہیں جانتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اسی طرح بندہ ایک بات اپنی زبان سے ایسی نکالتا ہے جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہوتی ہے اور وہ اس کو کوئی اہمیت انہیں دیتا حالانکہ وہی بات اسے جہنم میں لے جاتی ہے۔ گویا کہ جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہو اور اس کی ناراضگی سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو بے لگام نہ ہونے دے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کو جہنم کی طرف لے جانے والی ہو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ پہلے تو لو پھر بولو۔ جب بھی کوئی شخص اپنی زبان کے استعمال میں بے پرواہ ہو جاتا ہے تو وہ بدزبانی اور فحش گوئی پر اتر آتا ہے نفاق کی علامت میں سے ایک علامت یہ بتائی جاتی ہے کہ جب وہ کسی سے جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑائی کرنا کفر ہے اور بدزبانی اور فحش گوئی سے اللہ سخت ناراض ہوتا ہے اسی لئے اس کو فاسق کہا گیا ہے یعنی اللہ کی نافرمانی کرنے والا کام جو انسان کو گندے خیالات کا مالک بناتا ہے جس کا قلب وضمیر بے حیا ہو جاتا ہے اس کا اظہار اس کی زبان سے بھی ہوتا ہے وہ دوسرے انسان کی تحقیر کرنے میں باک محسوس نہیں کرتا دوسروں کا مذاق اڑانا چغل خوری کرنا، فحش کلامی کرنا اس کی عادت بن جاتی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں زبان ایسی چیز ہے کہ اگر اس پر کنٹرول نہ رکھا جائے تو سب سے زیادہ گناہ شاید اسی سے سرزد ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے جبڑوں کے درمیان کی چیز کی (یعنی زبان کی) حفاظت کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری) دراصل یہی وہ کمزور مقام ہے جہاں سے شیطان کو حملہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہیں۔ جبکہ زبان ہی کے ذریعے انسان گناہ کی طرف پیش قدمی کرتا ہے اور نہ صرف کہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے بلکہ اپنا نقصان بھی کرتا ہے۔ اور یہی چیز اس کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہے۔ ابوداؤد میں روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے وزنی چیز جو قیامت کے دن میزان میں (ترازو میں) رکھی جائے گی وہ آدمی کا حسن اخلاق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے قدرت کو زبان کی سخت پسند نہیں اس لئے اس میں ہڈی نہیں رکھی، بات چیت کا سلیقہ بہت بڑا فن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنے سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت انسان کو برائی کے راستے پر ڈال دیتی ہے۔ زبان ایک ایسا درندہ ہے اگر اس کو ذرا سا آزاد کر دیا جائے تو کاٹ کے کھا جائے۔

(حافظ عبدالحفیظ محسن، جامعہ سلفیہ)

بقیہ: مطالعہ کی میز پر

عقیدہ الولاء والبراء کہتے ہیں۔

پیش نگاہ کتاب میں لائق مصنف نے اس اہم مسئلے کی نقاب کشائی کی ہے جسے اس وقت مسلم امت نے فراموش کر دیا ہے اور وہ اسلام دشمن عناصر سے دوستی کی خاطر بڑی سرگرمی سے ''دست دراز'' کرتے ہیں۔ یہ کتاب حکمت وموعظمت کے انمول موتیوں کی اک خوبصورت لڑی ہے اس میں قرآن وسنت کے دلائل دے کر ہمیں ایک اہم سبق ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی پاکیزہ دوستی سے متعلق اسلامی اصول بتائے گئے ہیں۔ اس خوبصورت کتاب کو پانچ ابواب میں منقسم کیا گیا ہے اور شروع میں ایک پرمغز مقدمہ جو عقیدہ الولاء، عقیدہ البراء سے متعلق ہے اس میں محترم طاہر نقاش صاحب نے اس مسئلے کی اپنے اسلوب خاص سے خوب وضاحت کی ہے اور حقیقت کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ باب اول، اچھے اور برے دوست کی پہچان سے متعلق ہے، دوسرے باب میں نیک لوگوں کی صحبت ومحبت کے نتائج وثمرات بیان کئے گئے ہیں۔ تیسرا باب اللہ کیلئے محبت کے ثمرات وفضائل جیسے اہم موضوع پر مشتمل ہے۔ کتاب کا چوتھا باب، برے ہم نشین (دوست) کے نقصانات اور پانچواں باب ہم نشین (دوست) کے انتخاب اور چناؤ سے متعلق ہے۔ کتاب ہر اعتبار سے معیاری اور مواد کے لحاظ سے جاندار ہے۔ اس کا مطالعہ قاری کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس بے راہ روی کے دور میں جبکہ انسان دولت کی ریل پیل میں اسلامی اخوت و محبت کے رشتے کو بھول چکا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ اسے نئی فکر اور صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ کتاب کے مصنف، مترجم اور ناشر کی یہ کاوش قابل قدر ہے۔ خوبصورت فور کلر ٹائٹل، عمدہ کاغذ معیاری طباعت اس کتاب کے ظاہری ومعنوی حسن کو دوبالا کئے ہوئے ہے۔ امید ہے کہ علمی، ادبی اور دینی حلقوں میں یہ کتاب خوب ذوق و شوق سے پڑھی جائے گی۔